البلاغہ الواضحۃ

کے نوٹس

ضروری عربی تعریفوں
کے ساتھ اور مشکل امثلہ کے
تراجم کے ساتھ۔

نوٹس میں لکھائی سمجھنے میں دشواری ہو تو معذرت ہے، آدھے ہاتھ کی خرابی کی وجہ سے لکھنے میں مشکل درپیش آتی ہے اس نوٹس میں عربی تعریفیں اور مشکل مثالوں کے ترجمے ذکر کیے گئے ہیں تاکہ طلباء کو قاعدہ مثال اور وضاحت سمجھ آجائے۔

فصاحت کی تعریف:

الفصاحة في اللغة تنبئ عن البيان والظهور يقال أفصح الصبي في منطقه إذا بان وظهر كلامه، وتقع في الاصطلاح وصفاً للكلمة والكلام والمتكلم۔

بلاغت کی تعریف (دروس البلاغۃ سے تعریف)

البلاغة في اللغة: الوصول والانتهاء يقال: بلغ فلان مراده إذا وصل إليه وبلغ الركب المدينة إذا انتهى إليها وتقع في الاصطلاح وصفاً للكلام والمتكلم۔

ذوق سلیم کی تعریف

والذوق السليم هو العمدة في معرفة حسن الكلمات وسلاستها وتمييز ما فيها من وجوه البشاعة ومظاهر الاستكراه۔

ذوق سلیم یہ ایک ایسا ملکہ ہے جس سے کلمات میں حسن سلاست کی پہچان ہوتی ہے اور کلمات میں پائے جانے والے کراہت کے اسباب اور ناپسندیدگی کے مظاہر کے درمیان تمییز ہوتی ہے۔

فصاحت کلام کی پہلی شرط ضعف تالیف سے خالی ہو۔

ضعف تالیف کہ کلام مشہور نحوی قاعدہ کے مطابق نہ ہو۔ جیسے ضمیر کا مرجع پہلے ہو تاکہ ضمیر سے لفظاً اور رتبتاً یا حکماً رتبتاً لو ہو جیسے

جزی بنوه ابا الغیلان عن کبر

وحسن فعل کما یجزی سنمار

دوسری شرط تنافر کلمات

بعض کلمات بعض کلمات سے اس طرح ملے ہوئے ہوں کہ اس کے سبب سے ان کا بولنا اور سننا زبان اور کان پر ثقیل ہو۔ جیسے

وقبر حرب بمکان قفر

ولیس قرب قبر حرب قبر

تیسری شرط تعقید لفظی سے خالی ہو۔

کہ کلام اپنے مراد کی معنی پر دلالت کرنے میں مخفی ہو اور پوشیدہ ہو۔ جیسے کہ

ما قرأ إلا واحداً محمد مع کتابا أخیه

چوتھی شرط تعقید معنوی سے خالی ہو۔

کہ متکلم کسی مفہوم کو بیان کرنے میں کلمات کو ان کے حقیقی معنی کے علاوہ میں استعمال کرے جیسے

کیونکہ کلمات کی ترتیب غلط ہو جائے گی اور سننے والے پر
مفہوم مشتبہ ہو جائے گا۔ جیسے بیت الحاکم الشفۃ فی المدینۃ

بلاغت کی تعریف:

أما البلاغة فهي تأدية المعنى الجليل
واضحا بعبارة صحيحة فصيحة لها في النفس أثر
خلاب، مع ملاءمة كل كلام للموطن الذي يقال فيه
والأشخاص الذين يخاطبون۔

بلاغت کہتے ہیں کسی اہم مفہوم کو
واضح طریقے سے ایسی صحیح اور فصیح عبارت
سے ادا کرنا جس کا مخاطب کے دل میں اثر ہو اور ساتھ ہی وہ ایسا
کلام مقتضیٰ حال کے مطابق ہو یعنی جس مقام اور جگہ میں وہ کلام کیا
جا رہا ہے یا جن لوگوں سے کلام کیا جا رہا ہے وہ کلام ان کے مطابق ہو۔

اسلوب کی تعریف:

الأسلوب الذي هو المعنى المصوغ
في ألفاظ مؤلفة على صورة تكون أقرب لنيل الغرض
المقصود من الكلام، وأفعل في نفوس سامعيه۔
و

اسلوب وہ اپنے الفاظ میں ڈھالے گئے مفہوم کو کہتے ہیں کہ وہ الفاظ ایسی صورت یا ترتیب دیئے گئے ہوں جو کلام سے معنیٰ مقصود کے حصول کے زیادہ قریب ہو اور سننے والے کے دل پر زیادہ اثر انداز ہو۔

تشبیہ کی تعریف

بیان أن شیئا أو أشیاء شارکت غیرها فی صفة أو أکثر، بأداة هی الکاف أو نحوها ملفوظة أو ملحوظة۔

تشبیہ اس بات کے بیان کرنے کو کہتے ہیں کہ ایک چیز یا کچھ چیزیں دوسری کسی چیز کے ساتھ ایک صفت یا زیادہ صفتوں میں شریک ہیں حرف تشبیہ کاف یا اس کے مانند کے ذریعے، وہ ادات تشبیہ لفظوں میں مذکور ہوں یا نہ ہوں لیکن ملحوظ ہوں۔

جیسے أنت کاللیث فی الشجاعة۔ آپ بہادری میں شیر کی طرح ہیں اس میں مخاطب کو شیر کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور اس میں أنت مشبہ ہے۔ اور اللیث مشبہ بہ، ک ادات تشبیہ اور الشجاعة وجہ شبہ۔

ارکان تشبیہ 4 ہیں۔ (۱) مشبہ (۲) مشبہ بہ (۳) ادات تشبیہ (۴) وجہ شبہ

وجہ شبہ کا مشبہ کے مقابلے میں مشبہ بہ میں زیادہ واضح اور قوی ہونا ضروری ہے۔

اقسام تشبیہ

(1) تشبیہ مرسل جس میں اداتِ تشبیہ مذکور ہو۔ انت کالیث فی الشجاعۃ

(2) تشبیہ مؤکد جس میں اداتِ تشبیہ مذکور نا ہو۔ انت لیث فی الشجاعۃ

(3) تشبیہ مجمل جس میں وجہ شبہ حذف ہو۔ انت کالیث

(4) تشبیہ مفصل " " " مذکور ہو۔ انت لیث فی الشجاعۃ

(5) تشبیہ بلیغ جس میں اداتِ تشبیہ اور وجہ شبہ محذوف ہو۔ انت لیث

تشبیہ تمثیل:

یسمی التشبیہ "تمثیلاً" اذا کان وجہ التشبیہ فیہ صورۃ منتزعۃ عن من متعدد۔

تشبیہ تمثیل کو تشبیہ تمثیل اسوقت کہتے ہیں جب وجہ شبہ اس میں متعدد چیزوں سے اخذ کی ہوئی صورت ہو۔

اور غیر تمثیل کی تعریف اسکی ضد میں ہے۔

تشبیہ تمثیل کی مثال: وکأنّ الھلال لونُ لُجینٍ غرقت فی صحیفۃٍ زرقاء

ابتدائی راتوں کا چاند گویا کہ چاندی کی مچھلی ہے جو نیلے طشت میں ڈوب رہی ہے۔

تشبیہ غیر تمثیل کی مثال: ھذا الشیء کالمسک فی الرائحۃ

یہ چیز خوشبو میں مشک کی طرح ہے

اسکی میں وجہ شبہ ایک ہی چیز سے ہے اور وہ خوشبو ہے۔

تشبیہ ضمنی

التشبیہ الضمنی: تشبیہ لا یوضع فیہ المشبہ والمشبہ بہ فی صورۃ من صور التشبیہ المعروفۃ، بل یلمحان فی الترکیب وهذا النوع یؤتی بہ لیفید أن الحکم الذی إلی المشبہ ممکن۔

تشبیہ ضمنی وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کی معروف صورت میں ذکر نہ کیا جائے بلکہ کلام کی ترکیب میں دونوں کو اشارۃً ذکر کیا جائے، اور تشبیہ کی یہ قسم اس بات کا فائدہ دینے کیلئے استعمال کی جاتی ہے کہ مشبہ کی طرف جس حکم کی نسبت کی گئی ہے وہ ممکن ہے۔

مثال: قد یشیب الفتی ولیس عجیبا
أن یری النور فی القضیب الرطیب

یہاں پر کوئی بھی مشہور صورت ذکر نہیں کی گئی جس سے یہ سمجھ آ سکے کہ یہ تشبیہ بیان کی گئی ہے۔

اغراضِ تشبیہ

تشبیہ کے اغراض و مقاصد زیادہ ہیں جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

1) مشبہ کے امکان کو بیان کرنا یہ اس وقت ہوتا ہے جب مشبہ کی طرف ایسی انوکھی چیز کی نسبت کی جائے کہ اس کا انوکھا پن بغیر بیان کیے ختم نہ ہو۔

مثال: فان تفق الانام وانت منہم

اگر تم لوگوں سے بڑھ جاؤ — فان المسک بعض دم الغزال

حالانکہ تم انہی میں سے ہو۔ کیونکہ مشک بھی غزال ہرن کے خون سے نکلتی ہے

اس مثال میں ممدوح کی مدح کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ بعض خوشبوئیں ہرن کے خون سے بنتی ہیں تو یہ ہرن کی مدح بیان کی جا رہی ہے۔

2) مشبہ کی حالت کو بیان کرنا یہ اس وقت ہوتا ہے جب مشبہ تشبیہ سے پہلے اس صفت کیساتھ مشہور نہ ہو تو یہ تشبیہ مذکورہ وصف کیساتھ اسکا متصف ہونے کا فائدہ دیتی ہے۔

مثال: فانک شمس والملوک کواکب

آپ سورج ہیں اور دوسرے بادشاہ ستارے — اذا طلعت لم یبد منہن کوکب

جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ان ستاروں میں سے کوئی بھی ظاہر نہیں ہوتا

اس میں (مشبہ بادشاہ) کی حالت بیان کی جا رہی ہے کہ وہ جب اپنی ریاست میں نکلتا ہے تو اس کی حالت سورج کی طرح ہے جیسے ستاروں سے سورج نکلتا ہے۔

3) مشبہ کی حالت کی مقدار کو بیان کرنا یہ اس وقت ہوتا جب کہ مشبہ تشبیہ سے پہلے مذکورہ صفت کے ساتھ اجمالی طور پر معروف و مشہور ہو۔
اور تشبیہ اس صفت کی مقدار کو بیان کرے پیش ہے۔

مثال: فیها اثنتان و اربعون حلوبۃً
سودا کخافیۃ الغراب الاسحم

ترجمہ: اس میں (جگہ) 42 دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں۔ جو رنگ میں اتنی سیاہ ہیں جیسے کالے کوے کی چھوٹے [illegible]

(وضاحت) اس میں کالے ہونے کی مقدار کو بیان کیا جا رہا ہے۔

4) مشبہ کی حالت کو پختہ کرنا یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ مشبہ کی طرف ایسی شئے منسوب کی جائے جس کو پختہ کرنے کی اور مثال سے وضاحت کی ضرورت ہو۔

مثال: انّ القلوب اذا تنافر ودّها
مثل الزجاجۃ کسرها لا یجبر
بے شک دلوں کی محبت ٹوٹ جائے تو وہ شیشے کی طرح ہوتی ہے جو دوبارہ نہیں جڑتی۔

(وضاحت) یہاں ٹوٹے ہوئے دلوں کو ٹوٹے ہوئے شیشوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور ساتھ میں اس کی وضاحت کی کہ ٹوٹا شیشہ نہیں جڑتا۔

مشبہ کو مزین کرنا یا اس کی قباحت بیان کرنا۔
سوداء واضحۃ الجبین کمقلۃ الظبی الغریر

(وضاحت) اس میں اس کی خوبصورتی کو بیان کیا جا رہا ہے۔

تشبیہ مقلوب

تشبیہ مقلوب کی تعریف: التشبیہ المقلوب: هو جعل المشبه مشبهاً به والمشبه به مشبهاً للمبالغة في الوصف۔

تشبیہ مقلوب وہ تشبیہ ہے جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کی جگہ الٹ دی جاتی ہے، اس دعوے کیساتھ کہ مشبہ مشبہ بہ سے زیادہ افضل ہے

مثال: وَبَدَا الصَّبَاحُ كَأَنَّ غُرَّتَهُ

اور صبح نمودار ہوئی اور صبح کی روشنی وجه الخليفة حين يُمتدح

گویا کہ خلیفہ کا چہرہ ہے جب اسکی تعریف کی جاتی

(وضاحت) اس میں مشبہ کو مشبہ بہ کی جگہ رکھا اور کہا کہ صبح کی روشنی خلیفہ کے چہرے کی مشابہ ہے جیسے خلیفہ کا منہ کھل جاتا ہے جب اسکی تعریف کی جائے۔

مجاز لغوی

مجاز لغوی کی تعریف:

هو اللفظ المستعمل في غير ما وُضع له لعلاقة مع قرينة مانعة من إرادة المعنى الحقيقي۔

وہ لفظ جو اپنے غیر موضوع لہ میں استعمال ہو کسی علاقے کی وجہ سے اس کے ساتھ کہ حقیقی معنی مراد لینے سے کوئی قرینہ مانع ہو۔

مثال: فلان يتكلم بالدُّرر

(وضاحت) فلاں شخص موتیوں سے کلام کرتا ہے۔ یہاں موتی مجازی معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی قیمتی الفاظ کے ساتھ یا اچھے الفاظ کیساتھ

استعارہ تصریحیہ / مکنیہ

تعریف: الاستعارۃ من المجاز اللغوی، وھی تشبیہ حُذِفَ أحدُ طرفیہ، فعلاقتھا المشابھۃ دائماً، وھی قسمان:

(۱) تصریحیۃ، وھی ما صُرِّحَ فیھا بلفظ المشبہ بہ۔

(۲) مکنیۃ، وھی حُذِفَ فیھا المشبہ ورمز لہ بشیئ من لوازمہ

استعارہ مجازی لغوی میں سے ہے اور یہ ایسی تشبیہ ہے جس میں سے طرفین (مشبہ اور مشبہ بہ) میں سے ایک محذوف اور اس میں علاقہ ہمیشہ مشابہت کا ہو۔

مثال: واخفض لھما جناح الذّلّ من الرّحمۃ:

وضاحت: یہاں پر (الطائر) پرندہ محذوف ہے۔

اس کی 2 اقسام ہیں۔ (۱) تصریحیہ (۲) مکنیہ

۱) تصریحیہ وہ جس میں مشبہ بہ کو صراحتاً ذکر کیا گیا ہو

مثال: فأمطرت لؤلؤاً من نرجسٍ وسقت

وردًا وعضّت علی العنّاب بالبرد — یہ موتی ہے یا نرگس گلاب نے پنکھڑیاں گرادی، اور انگوروں پر برف رکھ دی

وضاحت: اس میں مشبہ بہ ذکر ہے اور وہ بعد والا جملہ ہے۔

(2) مکنیہ وہ جس میں مشبہ بہ کو حذف کر دیا ہو اور مشبہ بہ کے لوازمات کو ذکر کیا گیا ہو۔ مثال: واخفض لهما جناح الذل من الرحمة۔

وضاحت: اس میں مشبہ بہ پرندے کو حذف کیا گیا ہے۔

استعارہ اصلیہ / مکنیہ

استعارہ اصلیہ اس وقت ہوگا جب لفظ اسم جامد کے طور پر جاری ہو۔ مثال: كتابٌ أنزلناه إليك لتخرج الناس من الظلمات إلى النور

وضاحت: اس مثال لفظ (ظلمات) اور (نور) کو بطور استعارہ لیا گیا ہے اور یہ اسم جامد ہیں کیونکہ ان سے گردان نہیں چلتی۔

استعارہ تبعیہ اس وقت ہوگا جب کہ جس لفظ استعارہ جاری ہوا ہے وہ اسم مشتق ہو یا فعل ہو۔ مثال: اولئك على هدى من ربهم

وضاحت: یہاں پر [على هدى] سے استعارہ کیا گیا ہے کہ ہدایت پر ہیں۔ یعنی حق پر یا اسلام پر ہیں۔

ہر استعارۂ تبعیہ کا قرینہ استعارۂ مکنیہ ہوتا ہے مگر جب استعارہ تبعیہ اور مکنیہ میں سے کسی ایک میں استعارۂ جاری کر دیا جائے تو دوسرے میں اس کا جاری کرنا جائز نہیں ہوگا۔

استعارہ مرشحہ / مجردہ / مطلقہ

1) استعارہ مرشحہ وہ استعارہ ہے جس میں مشبہ بہ کے مناسب کو ذکر کیا جائے۔ اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدیٰ فما ربحت تجارتھم۔

(وضاحت) اس مثال میں خریدنے (اشتروا) سے استعارہ لیا گیا ہے اور مشبہ بہ کے ملائم کو ذکر کیا گیا ہے کہ وہ تجارت میں نفع کا نہ ہونا۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو خرید لیا ہدایت کے بدلے لیں ان کو یہ تجارت فائدہ نہ دی

2) استعارہ مجردہ اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ مشبہ کا مناسب ذکر کیا جائے

مثال: فأذاقھا اللہ لباس الجوع والخوف

(وضاحت) یہاں پر لباس پہننے کا ذکر ہے اور لباس پہنا جاتا ہے چکھا نہیں جاتا لہذا یہ ... اسکے ملائم ہوا۔

3) استعارہ مطلقہ اسکو کہتے ہیں جس میں مشبہ اور مشبہ بہ کے مناسبات ... سے خالی ہو۔ مثال ینقضون عھد اللہ

(وضاحت) یہاں پر کوئی ملائم ذکر نہیں۔

ترشیح اور تجرید کا اعتبار اسی وقت ہوگا جب کہ استعارہ اپنے قرینہ لفظیہ یا حالیہ سے پورا ہو چکا ہو، اس لئے استعارہ تصریحیہ کے قرینے کو تجرید اور مکنیہ کے قرینے کو ترشیح نہیں کہا جاتا ہے۔

استعارۂ تمثیلیہ

تعریف: الاستعارة التمثيلية تركيب استعمل في غير ما وضع له لعلاقة المشابهة مع قرينة مانعة من إرادة معناه الأصلي۔

استعارۂ تمثیلیہ وہ ترکیب ہے جو غیر موضوع لہ میں مستعمل ہو مشابہت کے علاقے کی وجہ سے اور ساتھ ہی حقیقی معنی مراد لینے سے مانع قرینہ بھی ہو۔

مثال: "دَخَلَ اللَّيْثُ مَنِيعَ غَابِهِ" شیر اپنی کچھار میں داخل ہو گیا
یہ اسوقت بولا جاتا ہے جب مجاہد سفر سے اپنے وطن واپس لوٹ رہا ہو
اور یہ حقیقی معنی میں مستعمل نہیں ہے بلکہ مجازی معنی میں ہے۔

مجاز مرسل

تعریف: الكلمة استعملت في غير معناها الأصلي لعلاقة غير المشابهة مع قرينة مانعة من إرادة المعنى الأصلي۔

مجاز مرسل وہ کلمہ ہے جو اپنے غیر حقیقی معنی میں مستعمل ہو، مشابہت کے علاوہ کسی علاقے کی وجہ سے، ساتھ ہی حقیقی معنی مراد لینے سے مانع قرینہ بھی ہو۔ مثال: يجعلون أصابعهم في آذانهم

وضاحت: یہاں پر انگلیوں کو مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ کان میں انگلی کو داخل کرنا دشوار ہے جبکہ پورے (Finger Tip) کو داخل کیا جاتا ہے۔

مجاز مرسل کے کچھ علاقے یہ ہیں۔

(1) سببیت (2) مسببیت (3) جزئیت (4) کلیت (5) اعتبار ما کان (6) اعتبار ما یکون (7) محلیت (8) حالیت۔

(1) سببیت عظمت ید فلان۔ اس میں عظمت سے مراد اس کی نعمتوں کا اظہار ہے۔ کیونکہ اس کے ہاتھ میں عظمت نہیں بلکہ وہ سخی ہے۔

(2) مسببیت امطرت السماء نباتاً۔ یہاں پر مسبب بیان کیا ہے کہ آسمان سے نباتات نہیں بلکہ آسمان سے پانی برستا ہے اس سے نباتات پیدا ہوتے ہیں۔

(3) جزئیت اَرسلت العیون لِتَطّلِعَ علی أحوال العدوّ۔ یہاں جزء یعنی آنکھ بول کر کل یعنی مکمل جیتا جاگتا جاسوس مراد لیا گیا ہے۔

(4) کلیت یجعلون اصابعھم فی آذانھم
یہاں کل مطلب پوری انگلیاں بول کر انگلی کے پورے (Finger Tip) مراد لیا گیا ہے۔

5) اعتبار ماکان "من الناس من یأکل القمح" بعض لوگ گیہوں کھاتے ہیں۔
یہاں گیہوں بول کر روٹی مراد لی گئی ہے، روٹی جو پہلے گیہوں تھی۔ تو یہ مجاز مرسل
ہوا اور علاقہ "اعتبار ماکان" ہے۔

6) اعتبار مایکون "سأوقد نارًا" میں عنقریب آگ جلاؤں گا۔
یہاں نار بول کر ایندھن مراد ہے جو بعد میں آگ بنتے ہیں، یہ مجاز مرسل
ہے اور علاقہ "اعتبار مایکون" ہے۔

7) محلیت "واسأل القریة" آپ بستی سے پوچھ لیں۔
یہاں قریہ بول کر یعنی (محل) بول کر اہل قریہ مراد لیا گیا ہے
یعنی (حال) مراد لیا گیا ہے اور علاقہ محلیت کا ہے۔

8) حالیت "ففی رحمة اللہ هم فیها خالدون"
یہاں رحمت بول کر جنت مراد ہے اور علاقہ حالیت کا ہے
والمشرقیة مرادہ الیوم فوقهم
اور یہاں بھی "یوم" (حال) بول کر فرضا (محل) مراد ہے اور علاقہ
حالیت کا ہے۔

مجاز عقلی

تعریف: المجاز العقلي: هو إسناد الفعل أو ما في معناه إلى غير ما هو له لعلاقة مع قرينة مانعة من إرادة الإسناد الحقيقي۔

مجاز عقلی وہ فعل یا معنئ فعل کی غیر ما ہو لہ کی طرف نسبت کرنا ہے۔ کسی علاقے کی وجہ سے ایسے قرینہ کیساتھ جو اسنادِ حقیقی کو مراد لینے سے مانع ہو۔

مثال: حَفَرَ عَلي بَاشَا التُّرْعَةَ المَحْمُودِيَّةَ۔ علی پاشا نے نہر کھودی

(وضاحت) بادشاہ کے کارندے نہر کھودتے ہیں بادشاہ نہیں۔ چونکہ یہاں بادشاہ سبب ہے تو فعل کی نسبت سبب کی طرف کر دی گئی۔

اسناد مجازی کی: فعل کے سبب یا فعل کے زمانے یا فعل کے مکان یا فعل کے مصدر کی طرف ہوتی ہے۔ یا مبنی للفاعل کی نسبت مفعول کی طرف یا مبنی للمفعول کی نسبت فاعل کی طرف کرنے سے ہوتی ہے۔

(۱) فاعل کی مفعول کی طرف نسبت: عِيشَةٌ رَاضِيَةٌ۔

(۲) مفعول کی فاعل کی طرف نسبت: القلم كتب۔

(۳) مکان کی طرف نسبت: نَهَرٌ جَارٍ (۶) مصدر کی طرف نسبت: جَدَّ جِدُّهُ

(۵) فعل کے سبب کی طرف نسبت: بنى الأمير المدينة

(۶) فعل کے زمانے کی طرف نسبت: نَهَارُهُ صَائِمٌ

کنایہ

تعریف: الکنایۃ: ھو اللفظ الذی یستعمل فیقال مع المعنی اللزوم ویجوز أیضاً أخذ المعنی الأصلی۔

وہ لفظ جس کو بول کر اس کا لازم معنی مراد لیا جائے ساتھ ہی اس کا اصلی معنی مراد لینا بھی جائز ہو۔

مثال: کثیر الرماد وہ بہت زیادہ راکھ والا ہے۔

اس میں کنایہ کیا گیا ہے زیادہ راکھ سے اس کا سخی ہونا ہے

کنایہ کی اقسام: مکنی عنہ کے اعتبار سے کنایہ کی ۳ اقسام ہیں۔

(۱) مکنی عنہ صفت ہوگا (۲) مکنی عنہ موصوف ہوگا۔

مکنی عنہ نسبت ہوگا۔

(۱) مکنی عنہ صفت ہو: کثیر الرماد اذا ما شتا

اس میں اس کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ بہت سخی ہے۔

(۲) مکنی عنہ کا موصوف ہونا: المجد بین ثوبیہ والکرم تحت ردائہ۔

اس میں مکنی عنہ موصوف ہے اور وہ بزرگی کی نسبت اس کی عزت کی طرف کی ہے

(۳) مکنی عنہ نسبت ہونا: الضاربین بکل ابیض ~~[illegible]~~ مخذم والطاعنین مجامع الاضغان

یہاں پر بغض و کینہ کے جمع ہونے کی جگہ سے کنایہ کیا گیا ہے وہ دل ہے۔

علم البديع المحسنات اللفظية

1) التجنيس: هو ما يكون لفظان متشابهان في النطق مختلفان في المعنى۔

جناس اسکو کہتے ہیں کہ 2 لفظ بولنے میں ایک جیسے ہوں اور معنی میں مختلف ہوں۔ اسکی 2 قسمیں ہیں۔

(1) جناسِ تام (2) جناسِ غیر تام

(1) جناسِ تام وہ ہے کہ جس میں 2 لفظ چار چیزوں میں متفق ہوں یعنی نوعِ حروف (الف، با، تا، ثا، جیم) وغیرہ شکل یعنی ہیئت حروف (حرکت، سکون وغیرہ)، تعداد حروف اور ترتیب حروف

(1) نوعِ حروف (2) شکل (3) تعداد (4) ترتیب

جنس غیر تام وہ ہے کہ جس میں 2 لفظ ان چار امور یعنی (نوع، ہیئت، تعداد، ترتیب) میں سے کسی ایک میں مختلف ہوں۔

جنسِ تام کی مثال: ما مات من كرم الزمان فإنه
يحيا لدى يحيى بن عبد الله

وہ زمانے کے کرم کی وجہ سے نہیں مرا ہے اس لئے کہ وہ یحیی بن عبد اللہ کے پاس زندہ رہے گا۔ (وضاحت) یہاں "یحیا و یحیی" میں جنسِ تام ہے، پہلا یحیا حیاۃ مصدر کا فعل ہے اور دوسرا علم (نام) ہے۔

جنسِ غیر تام کی مثال: وقال تعالیٰ [وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ]
"وہ لوگ اس سے روکتے ہیں اور اس سے دور رہتے ہیں۔"

(وضاحت) یہاں "ینھون" اور "ینأون" میں جنسِ غیر تام ہے کیونکہ دونوں کلمے حروف کی نوع میں مختلف ہیں۔

اقتباس

اقتباس: وہ کلام نثر یا شعر میں قرآن کریم یا حدیث شریف کے کچھ حصے کو شامل کر لیا جائے اور یہ نہ بتانا کہ یہ قرآن یا حدیث کا حصہ ہے۔ (نوٹ) اور یہ بھی جائز ہے کہ اقتباس کرنے والا اپنی طرف سے تھوڑا سا اس کلام میں خود سے تبدیلی کر دے۔

مثال: رَحَلُوا فَأَسْتُ مُسْتَائِلاً عَنْ دَارِهِمْ
أَنَا بَاخِعٌ نَفْسِي عَلَى آثَارِهِمْ

اس میں شعر کا دوسرا مصرعہ وہ قرآن شریف کی آیت سے

سجع

تعریف:

سجع: آخری حرف میں دونوں مصرعوں میں یا دونوں جملوں کی موافقت رکھنا اور اس میں افضل یہ ہے کہ وہ دونوں آخری الفاظ تعداد کے اعتبار اور ترتیب کے اعتبار سے برابر ہوں۔

مثال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللّٰھم اعطِ مُنفقاً خلفاً وَاعطِ مُمسکاً تلفاً

اس میں 2 جملے ہیں "مُنفقاً خلفاً" اور "مُمسکاً تلفاً" اور ان کا آخری ایک وزن پر ہے۔

محسنات معنویہ

توریہ: وہ ہے کہ متکلم ایک مفرد لفظ ذکر کرے جس کے 2 معنی ہوں، ایک قریبی معنی جو ظاہر ہو لیکن وہ مراد نہ ہو اور دوسرا معنی بعید ہو جو پوشیدہ ہو، اور وہی مراد ہو۔

مثال: وھو الذی یتوفّٰکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنھار

اس میں جرحتم کا بعید مراد ہے جو کہ گناہوں سے ارتکاب کرنا ہے

الطباق

کلام میں کسی ایک شی کو اسکی ضد کو جمع کرنے کا نام ہے۔ اسکی 2 قسمیں ہیں۔

(1) طباق ایجاب (2) طباقِ سلب

(1) طباقِ ایجاب: وہ طباق جس میں 2 ضدیں ایجاب و سلب میں مختلف نہ ہوں

مثال: قال تعالیٰ [أَ وَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ]

(وضاحت) یہاں " میتا فأحییناہ " ان دونوں کلموں میں طباق ایجاب ہے اسلئے کہ دونوں ضدیں اس میں ایجاب و سلب میں مختلف نہیں ہیں۔

(2) طباقِ سلب: وہ طباق جس میں 2 ضدیں ایجاب و سلب میں مختلف ہوں۔

مثال: قال تعالیٰ [ولکن أکثرهم لا یعلمون یعلمون ظاهرا من الحیاة الدنیا]۔

(وضاحت) اس آیت میں " لا یعلمون " اور " یعلمون " میں طباق سلب ہے، کیونکہ دو ضدیں سلب و ایجاب میں مختلف ہیں۔

المقابلہ

مقابلہ اسکو کہتے ہیں کہ دو یا دو سے زیادہ معانی لوٹا یا جائے پھر ان کے مقابل معانی ترتیب وار لائے جائیں۔

مثال: إنکم لتکثرون عند الفزع وتقلون عند الطمع۔

(وضاحت) اس میں پہلے دو معنی بیان ہوئے ہیں اور وہ کثرت اور تنگی ہے اور پھر ان کے مقابل کو ذکر کیا گیا ہے جو قلت اور خوش حالی ہے۔

حسن التعلیل

حسن تعلیل یہ ہے کہ ادیب صراحۃ یا ضمناً کسی شئ کی معروف علت کا انکار کرے اور ایسی انوکھی علت لے آئے جو اسکی غرض کے مناسب ہو جسکا وہ قصد کر رہا ہے

مثال: ما زلزلت مصر من کید یراد بھا
وإنما رقصت من عدلہ طربا

(وضاحت) شاعر دعویٰ کر رہا ہے کہ مصر میں جو زلزلہ آیا وہ اس پر کے مکر سے نہیں پیدا ہوا جو مصر کے ساتھ کیا گیا۔ لیکن زمین نے ممدوح کا عدل دیکھا جو اطراف و جوانب میں عام ہے تو وہ مستی اور خوشی میں رقص کرنے لگی اور ہلنے لگی۔

ترجمہ مصر میں زلزلہ اس پر کے مکر کی وجہ سے نہیں آیا جو مصر کیساتھ چلایا گیا۔ لیکن یہ تو ممدوح کے عدل پر مستی میں جھوم رہی ہے

تاکید المدح بما یشبہ الذم وعکسہ

تاکید المدح بما یشبہ الذم کی 2 قسمیں ہیں۔

(1) پہلی قسم یہ ہے کہ مذمت منفی صفت سے مدح کی صفت کا استثناء کیا جائے۔

مثال: وَلَا عَيْبَ فِيهِ غَيْرَ أَنِّي قَصَدْتُهُ

فَأَنْسَتْنِي الْأَيَّامُ أَهْلًا وَمَوْطِنًا

(وضاحت) یہاں پر شاعر نے مدح بیان کی ہے دوسرے شعر میں بھی اور آخر شعر میں بھی اور اس میں حرف استثناء کے بعد اسکی صفت ہے اس انداز سے لایا کہ سب کو لگا کہ یہ مذمت بیان کرے گا۔

(2) دوسری قسم یہ ہے کہ کسی شیئ کیلئے مدح کی صفت ثابت کی جائے، اور اسکے بعد حرف استثناء لایا جائے جسکے بعد مدح کی دوسری صفت ہو۔

مثال: هُمْ فُرْسَانُ الْكَلَامِ إِلَّا أَنَّهُمْ سَادَةٌ أَمْجَادٌ

(وضاحت) یہاں پر ایک صفت کے بعد حرف استثناء ذکر کیا گیا دوسری صفت بیان کی تو یہ دوسری قسم ہے۔

تاکید الذم بما یشبہ المدح

اس کی بھی 2 قسمیں ہیں

(1) مدح کی منفی صفت سے مذمت کی صفت کا استثناء کیا جائے

مثال: لَا فَضْلَ لِلْقَوْمِ اِلَّا اَنَّهُمْ لَا يَعْرِفُوْنَ لِلْجَارِ حَقَّهُ

قوم میں کوئی فضل و کمال نہیں مگر یہ کہ وہ پڑوسی کا حق نہیں پہچانتے۔

(وضاحت) اس میں صفتِ مذمت کو بیان کیا پھر حرفِ استثناء لا کر

پھر مدح کی صفت کی دوبارہ نفی کر دی۔

(2) دوسری قسم یہ ہے کہ کسی شیء کیلئے مذمت کی صفت ثابت کی جائے، پھر اسکے بعد حرفِ استثناء لایا جائے، جسکے بعد دوسری صفت ذم ہو۔

مثال: اَلْكَلَامُ كَثِيْرُ التَّعْقِيْدِ سِوٰى اَنَّهُ مُبْتَذَلُ الْمَعَانِيْ۔

کلام بہت زیادہ تعقید والا ہے سوائے اسکے کہ وہ گھٹیا معانی والا ہے

(وضاحت) اس میں پہلے صفتِ مذمت بیان کی پھر حرفِ استثناء لانے کے بعد دوسری صفتِ مذمت بیان کی۔

اسلوبِ حکیم

"اسلوبِ حکیم" کہتے ہیں مخاطب کو اس چیز کے علاوہ ملے جس کا وہ انتظار کرتا ہے، یا تو اسکا سوال کو چھوڑ دینے کے ذریعے، یا مخاطب کو اسکا سوال کے علاوہ وہ دوسرے سوال کا جواب دینے کے ذریعے، یا اسکا کلام کو اسکے مقصود کے علاوہ پر محمول کرنے کے ذریعے، یہ اشارہ کرتے ہوئے کہ مخاطب کیلئے یہی سوال کرنا زیادہ مناسب تھا، یا یہی معنی مراد لینا زیادہ مناسب تھا۔

مثال:- قال تعالیٰ: یسئلونک عن الاھلۃ قل ھی مواقیت للناس والحج۔

لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ وہ لوگوں کیلئے اور حج کیلئے اوقات بتانے کا ذریعہ ہے۔

(وضاحت) اس میں لوگوں نے سوال چاند کے چھوٹے اور بڑے ہونے کے بارے میں کیا تھا مگر جواب لوگوں کو الگ دیا گیا۔

X —— X —— X